رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



ممتاز المطابع لکھنؤ میں چھپ کر باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر شائع ہوا

M. R. KHAN ARTIST DOGAWAN

لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ براعظم یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور صنعتی مرکزوں سے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیلی اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں انکا نام و پتہ ایک ایڈیشن میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بڑے اشتہاروں کا نرخ دو پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب اور ادارے بیرونی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ٢ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ٢٥ ابچرچ لین لندن ای۔سی۔٤ انگلینڈ

نوجوانو

اولاد کے خواہشمند، جن بستی کرنیوالے جوان، احتلام، نامردی، ورم، درد کمر، دل کی دھڑکن کے مریضو، جو آپ کی اشتہاری حکیموں نے روٹ کھایا ہو۔ علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہو گئے ہوں۔ تو ایسے آڑے وقت میں ہم آپ کے لیے

رسالہ قوت باہ عملی پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے چیدہ قدیم حکیموں، ویدوں، طبیبوں وغیرہ کے اُن تمام معلومات، مشاہدات و تجربات کا نچوڑ کامل مکمل طور پر جمع کیا گیا ہے جو عورت و مرد کی مباشرت سے تعلق رکھتی ہیں۔ رسالہ ہی قواعد صحبت، ممنوعات صحبت، لذات، امساک، اولاد نرینہ، تندرست اور خوبصورت بچے پیدا کرنے کی تدابیر، فلسفہ عشق، فلسفہ ازدواج، انتخاب بیوی، تعلقات زوجین [illegible] اور صحبت کے طریقوں وغیرہ وغیرہ کی اعلیٰ ترین [illegible] گئی ہے اور امراض مردانہ کا مفصل اور مکمل بیان اور انکے رفع کرنے کے لیے صد ہا مجرب، مجرب، بے خطا نسخے [illegible] کم خرچ بالا نشین، بے انتہا مفید جادو اثر عجائبات نسخے جو قبل کے موجودہ اطبا کو پچاسوں روپیہ دینے پر بھی وہ اپنے اسراری نسخہ نہیں بتلاتے تھے مصنف صاحب نے بڑی کوشش اور صدہا روپیہ خرچ کر کے ایسے نسخے حاصل کیے ہیں۔ ہر نسخہ علاوہ عام درج کیا گیا ہے۔ اب بھی اگر منگا کر اپنے دل کی حسرت کو نہ پورا کیجیے تو آپ کی قسمت اس کتاب کے نسخوں کو غلط اور غیر مفید ثابت کرنے والے کو [illegible] روپیہ انعام دیا جائے گا۔ قیمت [illegible] فی جلد علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ:- منیجر عظمت بکڈپو لکھنؤ

شرطیہ علاج اور دوا مفت

افسوس ہے مجبور نے اشتہار بازوں کی وہ کثرت ہو گئی کہ کوئی تمیز نہیں کر سکتا کہ واقعی کس کی دوا مفید اور کس کی غیر مفید ہے کوئی علاج بیان میں کم کر کے غیر [illegible] کوئی بصورت [illegible] تحریری اقرار [illegible] غرض ایک طوفان بپا ہے [illegible] شاہی اور [illegible] کے نسخے ہیں اور [illegible] کی بولی [illegible] مقبول [illegible] اشتہار [illegible] اس طوفان بے تمیزی [illegible] صداقت [illegible] مشہور و معروف کیس شباب [illegible] شباب برائے [illegible] مردی جریان، جلق، مرض کثرت احتلام اور ضعف باہ [illegible] شباب برائے [illegible] علاج ہے [illegible] کے لیے فیصلہ کیا ہے کہ بالکل مفت تقسیم کر کے خریدار پیدا کیے جائیں کافی شہرت اور مفید ثابت ہو جانے پر [illegible] نقصان کا بدل ہو جائے گا لہٰذا جن حضرات کو [illegible] پریشان کر رکھا ہو [illegible] قسم کی دوائیں [illegible] دل، معدہ وغیرہ میں [illegible] فرق [illegible] ایک آخری مرتبہ [illegible] شباب [illegible] اشتہارات [illegible] قیمت [illegible] اور ڈاک کے [illegible] مفت طلب کریں [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر عین الشفا سیڈگل ہال لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپو!

یہ پُر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتداء سے سنہ ١٩٢٣ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں اُنھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتداء سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل انکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

المشتہر منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد کے کار آمد خلائق مصنفات۔ یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنھوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچے کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

افراد کا سبب - پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے - اُردو ١٢ ار

الدین اور الکوحل بجلی کا زمانہ مذہب سائنس - اُردو ١٢ ار

علم الاخلاق مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھا اُردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیم میں شامل تھی مجلد قیمت مع محصول ڈاک ... عمہ

امور عامہ - عربی - فلسفہ عقلی کا کارآمد ترجمہ - عمہ

زائد خریداروں کو کمیشن دیا جائے گا

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۳

مضامین غیر

مورخہ ۲۱ر جنوری ۱۹۲۶ء

غزل

از خامہ جناب منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف
بمشاعرہ انجمن معین الادب لکھنؤ

نجد میں لیلےٰ کو لے بھاگا یہی الزام تھا
اونٹ بیچارہ اسی سے شہر میں بدنام تھا

سُنت کی انجمن کسی کی زلف جس کا نام تھا
کون سمجھا تاکہ وہ زنجیر تھی یا دام تھا

میں بلاتا موت کو تو میرے سر الزام تھا
وہ خود آتی منع کیوں کرتا مجھے کیا کام تھا

میں نے پوچھا وصل کی ترکیب کا کیا نام تھا
ہنس کے بولے صرف وہ تجنیس کا ادغام تھا

غالبیت کا جو دعوے دار وہ خود کام تھا
شعر بھی اسکا ملے از قسم مذاقِ عام تھا

کون معلومات علمیہ میں کرتا ہمسری
اُس کی ماں علامہ تھی اور وہ بڑا علام تھا

دیکھ کر وہ حجاج سی داڑھی جناب شیخ کی
مجھکو یہ دھوکا ہوا گلے کے اندر پام تھا

تھا علاج درد سر اُس شیخ کا آشوب چشم
چیرا اُن آنکھوں کا دیکھیر شیرۂ بادام تھا

استرا اک ہاتھ میں تھا آئینہ اک سامنے
وہ بت خود کام اپنا آپ ہی حجام تھا

تُرش باتوں کا بھی دیتا میٹھی باتوں سے جواب
وہ اگر املی کہیں گے میں کہوں گا آم تھا

محفل جاناں میں اک اندر سبھا کی شان تھی
راجہ اندر غیر تھا اور وہ حسیں گلفام تھا

ناقہ جب بھاگا تو بھاگا نجد سے قبلے کی سمت
دُم کے پیچھے قیس تھا آگے خدا کا نام تھا

اک چراغ دل کے بجھنے سے ہوا گل جسم سرد
عاشق خوں گرم دل کا گرم حمام تھا

آخر اس بزم ادب میں کیوں چلے آئے ظریف
یہ نہ سمجھے تم ظرافت کا یہاں کا کام تھا

تحفہ ہائے سال نو

(نمبر ۳)

دائرہ معارف قرآنیہ آگرہ۔ مسلمانوں کے واسطے یہ دائرہ ایک مفید خدمت انجام دے رہا ہے۔ مثلاً اسلامی درس کا سلسلہ ایک خاص مدرسہ اور خاص نصاب میں جاری کیا گیا ہے۔ بچے کچی لکڑی ہوتے ہیں جس قسم کا دباؤ اُن پر ڈالا جاتا ہے وہی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جتنا جھکاؤ اتنا ہی جھک جاتے ہیں ہمارے شہر میں بھی مولانا عین القضاۃ مرحوم نے "مدرسہ فرقانیہ" کی بنا ڈالی تھی اس مدرسہ میں عمر اور دین کی قید نہیں ستر سو برس کے بتیم بچے بھی آخر عمر میں قرآن پڑھنے آتے ہیں مگر آگرہ کے مدرسہ میں چھ سے بارہ برس کی عمر کے بچے خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں خوشخطی ڈرائنگ درس القرآن حساب وغیرہ کی تعلیم بھی ہوتی ہے۔ کل کتابیں تو ہم نے دیکھی نہیں ہیں مگر حروف تہجی کا ایک نقشہ ہے جس میں نسخ و تعلیق حروف کی صورت بحالت انفراد و ترکیب بچوں کو سمجھائی گئی ہے۔ نقشہ یقیناً مفید ہے اور ایسا مقبول ہے کہ پیکٹ کھولتے ہی ایک صاحب اپنے چھوٹے بچے کے لیے اُٹھا کے لے جاتے۔ تفصیلی نظر بھی ڈالنے نہ دی۔ سائیکالوجی میں یہ بات طے کر دی گئی ہے کہ بچوں کی تعلیم کا بہترین وقت وہ ہے جبکہ وہ سونے کے واسطے شب کو آمادہ ہوں مؤلف نقشہ ہدایت فرماتے ہیں کہ ایک موٹے کاغذ پر اس نقشہ کو چپکا کر دو اور بچے کے سامنے لٹکا دو۔ حروف کی متبادل صورتیں اُسے سمجھاؤ وہ اسی خیال میں سو جائے گا اور خالی الذہن ہونے کے باعث جو کچھ تعلیم ہوئی ہے صبح تک نہ بھولے گا۔ یہ ایک مفید تھیوری ہوگی اگرچہ بچے کی پسند اسپر صاد کرنے میں ہچر مچر کرے۔ ہمارے نزدیک مؤلف کی اس رائے پر عمل ہونا ضروری ہے نقشہ ضرور منگا لیجئے۔ لٹکا کیجئے۔ بچوں کی خاطر سے حروف کے جوڑ توڑ نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ جسے بڑے بوڑھے بھی بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔ بلکہ ہم تو مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ سے بھی سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس نقشے کو منگائے اور اسے رواج دے۔

شیخ محمد انعام اللہ خاں مدیر دائرہ معارف قرآنیہ آگرہ مفصل پتا ہے۔

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور نے ایک کلنڈر بھیجا ہے۔ کلنڈر میز پر لگانے کے قابل ہے۔ وہ محرر جنکی عمر کا قلم گھستے گھستے ٹھیا ہو گیا ہے ضرور منگائیں اس سے بہت جلد عمر کی آمد و رفت کا حال و مآل معلوم ہو جائے گا کہ لکھتے لکھتے بوڑھے ہو گئے ہزاروں رم کاغذ کے سیاہ کر ڈالے آنکھوں کی سیاہی بڑھاپے کی گھمیاں چاٹ گئیں کلائی کے قلم کی ڈی بیکار ہو گئی عنقریب دفتر عمر ختم ہونے والا ہے ۔

نوشتہ بماند سیہ بر سپید
نویسندہ را نیست فردا امید

بچے بالوں کے واسطے کوئی سرمایہ نہیں ہے۔ یہ وہ طلبی افسر خاندان لالہ لکھمی چند کی آلیبن نکلتے ہی ہوا بھی پریشان ہو جائے گا۔ عمر کا بیمہ کرانا خصوصاً اُن پیشہ وروں کے لیے نہایت ضروری ہے جنہیں بڑھاپے میں پنشن کی اُمید نہیں۔ مرنے کے بعد کسی تمرو سے چینکی پوٹے تر ہونے والے نہیں۔ مہذب دنیا تمام لعنات اُن لوگوں کے پاس نام کر چکی ہے جو انتہائی خود غرض۔ بچے سر کے قابو میں ہیں اگر یہ ترکوں کے رئیس پشتینی امیر ہیں تو موروث، ملے کی لوٹ مار کے ورثاء اور اگر سرمایہ دار بن بیٹھے ہیں تو مہاجنی تجارت دکانے اور دوسرے ہتھکنڈا کے مطلب نکالنے والوں میں ہیں بہرحال یہ کلنڈر ہر وقت ایک بیمہ کمپنی کی یاد دلاتا ہے گا کلنڈر خوبصورت ہے۔ عمدہ ہے۔ کلنڈر بھی منگا لیجئے اور جان پر کھیل کے آمدنی کا تھوڑا حصہ ماہ بماہ یا سہ ماہی ششماہی جمع کر کے مرنے کے بعد متعلقات کو مال دار بنا دیجئے۔

گیان پرکاش قیمت ۱۰۰۰ فرہنگ سوم جلد ؟
روپیہ ہے آپ نے جو کتاب ... گرو بار شام ... ختم
ڈھائی مہینے کی میعاد کے اندر پورے ۲۰۰ دن کی محنت
اور محنت سے یہ کتاب تیار ہوئی ہے ... کتاب
یہ کتاب تمام الف سال ایسی کسی محنت سے کم درجے کی
نہیں ہے۔ بلکہ وہ چار دانش ... ہوئی ہے۔ ... سرورق
کے دوسرے صفحہ پر دو ہزار روپیہ کا انعام ایک علمی مقابلہ
میں فتح پانے والے کے واسطے مقرر ہے اور کتاب کے
پہلے صفحہ پر ایک ہزار روپیہ نقد انعام اس شخص کے
لیے جو اسناد کو غلط یا فرضی ثابت کر دے۔

گیان پرکاش کے مصنف پنڈت ... جی
... شاستری ... جیوتش ...
کے ... آپ کو حکم لگا ...
میں خاص ملکہ ہے۔ آپ گورنمنٹ کو
... معاملات میں واقعات سے قبل ...
وقوع مطلع فرما دیتے ہیں۔ ... حتیٰ
معاملات میں ارزش اور قحط کا حال پہلے
ہی سے بتا دیتے ہیں۔ اناج اور کپاس
کے سوداگروں اور ... کا ... کرنے والوں
سے آپ فیس حاصل کرتے ہیں اور ... ہدایت کرتے ہیں کہ ... نہیں ... ٹھیک
نہیں ... ایک بار ...
رو ... رہا ... ہی فقط
میں ہے تو ایک ہی مرتبہ ... بار بار روزانہ
اچھی نہیں۔ بڑے مزے کی کتاب ہے ساڑھے پانچ آنہ
میں مصنف صاحب سے مل جائے گی۔

اسکے بعض سرٹیفکٹ نہایت دلچسپ ہیں مثلاً:۔
(۲۰) لالہ ... رائے صاحب اگروال ... کا ...
مقام کوٹ ... راجہ ... ضلع ...
۲۸ فروری ۱۹۲۶ء کو تحریر فرماتے ہیں آپ کی پیشینگوئی
مندرجہ اخبار ... صحیح ... افسوس کہ
بدقسمتی سے ... نے ... خرید لیا تھا۔

حضرت کا مطلب یہ ہے کہ ... خرید لیتے ...
... آپ ہی حکمران ہوتے۔ مگر افسوس۔ ...
صاحب حکیم محمد شریف حکیم ڈاکٹر ... جنہوں نے

... کی ... آپ ... حاصل ...
آپ لکھتے ہیں کہ ... آپ نے ...
کی ... کے ... مخصوص کی تھیں ...
کا ... حکیم ڈاکٹر ... صاحب کے
... کی تھی ... جو ... تیز
کر دیں اور جس ...
گرا دیں ... گرانی ... کا ...
... کے ... ضرور ہے ...
سے نجات کوئی ... فائدہ نہیں۔
(۳۳) ... لال ... رائے صاحب سکسینہ ... کی
تحریر فرماتے ہیں۔
... جناب ... صاحب ... ہے ...

وشوق قدیم سے ... میں پیشینگوئی کی جاتی ہے۔
جناب اکثر اوقات فرصت سے ... پڑھ ...
... مطالعہ ہو کر خصوصاً
... میں ... مضمون ... مندرجہ پرچہ ...
اگست سنہ حال ... کا ... میں مطالعہ
کر کے بعد ادائے مراتب شکریہ ...
... آنجناب ...
...
... وغیرہ کے ...
... اس ...
... خود ہی ... کے حوالہ فرمائیں۔

... کی ... جن کے ... جنہوں نے
... خدا کرے ... نقصان ...
... فرما ... ہیں ...
... بے خبر ... گرانی ... اب ...
... نہیں ...
... جیوتشی صاحب ایک ...
بھیجتے ہیں۔ ان مضامین کے علاوہ آپ ...
... فرماتے ہیں مثلاً:۔
... ہیں اور اُن کے ...
... جی ...
ہیں ... کے محض عیسائی بنانے کا کام
کرتے ہیں ... ہندو دھرم اور ہندوستان
کی بہبودی کا جو ...
رہتے ہیں وہ ...
ہے ... فقرہ آپ نے اس عنوان
کے مضمون میں لکھا ہے ...
وغیرہ کے ... ہونے سے سودا ...
مل سکتا ہے۔
غرض یہ تحفہ بہت ہی عجیب و غریب
ہے امید ہے کہ قدر کی نگاہوں سے
دیکھا جائے گا۔	باقی آئندہ۔



لیگ آف نیشنز کچھ نہ طے کر سکی تو آؤ ہم تم خود ہی طے کریں۔

ادب لطیف

ڈیر پنچ۔ السلام علیکم۔ جب انجمن ترقی اردو کے
سکریٹری ... ہند کے معاملات کو ایسے رسالہ میں
... جو زبان کے لیے مخصوص ہے اور بحران
معاملات پر کوئی نوٹ بھی نہ لکھیں تو ...
... اور ... کمیٹی ... برادرس کب
قابل الزام ٹھہر سکتے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کا رسالہ
اردو قابل ملاحظہ ہے۔ اسی میں حضرت اختر
شیرانی ... کی نظم ...
... شائع ہوئی ہے اور اس میں جناب نیاز فتحپوری
کے افسانہ ... شباب کی سرگزشت پر تبصرہ فرمایا
گیا ہے افسانہ میں سے حضرت نیاز کی ...

غلط ترکیب مثل ہوبیتی درخشاں وغیرہ پر اعتراض کیا گیا ہے لیکن تیتری میں بوسے چکیدہ۔ بوسۂ رقصیدہ۔ رقص پریدہ وغیرہ قابل گرفت نہیں سمجھی گئیں۔ سچ ہے دوسرے کی آنکھ کا تنکا دکھائی دیتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں سوجھتا۔ زیادہ قابل توجہ یہ امر ہے کہ اردو سے ناواقف حضرات رسالۂ اردو کے ہر لفظ کو ہائیکورٹ کی نظیر سمجھتے ہیں چنانچہ رسالۂ ہمایوں لاہور بابتہ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء نے تیتری کو بایں الفاظ نقل کیا ہے۔ ذیل میں ہم اکتوبر کے رسالۂ اردو سے جناب ..... شیرانی کی نظم تیتری نقل کرتے ہیں۔ یہ اردو زبان کی نئی شاعری کا ایک نہایت اچھا نمونہ ہے۔ اور اگر ملک کے نوجوان شعراء اس قسم کے موضوعات پر اس رنگ میں طبع آزمائی کریں تو زبان اردو کے ذخیرۂ ادب میں ایک بیش بہا اضافہ ہو سکتا ہے۔

تنقید حوالۂ مولانا ادبار۔ بغرض تقابل "بھیڑ" حاضر ہے۔ اگر جدت و غرابت میں تیتری سے کم نکلے تو گردن ازمو باریک و دہ ادبار اللسان مغرب زبان وغیرہ وغیرہ کسی نہ کسی خطاب کا ضرور مستحق ہوں سے ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ خدا نے کسی کو ادیب بننے کے لیے پیدا کیا ہے اور کسی کو ہنگ بیچنے کے لیے۔

"تیتری"

یہ تیتری ہے یا کوئی رنگ پریدہ ہے؟ بوسے چکیدہ ہے؟
آغوش گل میں یا کوئی نقش رمیدہ ہے؟ عکس کشیدہ ہے؟
اٹھے تو ایک بوسۂ رقصیدہ سامنے! پاشیدہ سامنے!
بیٹھے تو ایک لذت خوابیدہ سامنے! دامن کشیدہ ہے!
سچ تو یہ ہے ہلکا سا طوفان رنگ و بو! ہیجان رنگ و بو!
اوج فضا میں چھوٹا سا نیسان رنگ و بو! جوصف کشیدہ ہے!
کہ عکس ہے جما ہوا رنگیں غبار کا؟ کیف و خمار کا؟
یا خاکسار گل پہ عروس بہار کا! حسن رسیدہ ہے!
ہلکی سی ایک شعاع ہے طور کلیم پر، اوج نسیم پر!
رقاصۂ بسنت کا فرش شمیم پر، رقص پریدہ ہے
سچ شراب کی اسے ایک تھرتھری کہوں؟ ننھی پری کہوں؟
یا موسم بہار کی ایک تیتری کہوں؟ جو آرمیدہ ہے!

"شیرانی"

"بھیڑ"

ہے بھیڑ یا لالہ کہ پشمِ رمیدہ ہے؟ کمل تنیدہ ہے؟
پہلو میں ارض کے کوئی داغ آفریدہ ہے؟ دل کو چرید ہے؟
گردن جھکائے جانب جنگل ہے کیوں رواں؟ بجو کی ہے بیگماں
جسم انسانی ذم کو شبہ ہوتا ہے یہ گماں، خابیدہ رمیدہ ہے
اٹھے تو ایک ساماں ہے شنیدہ سامنے۔ بالیدہ سامنے
بیٹھے تو ایک ..... ہے خوابیدہ سامنے۔ بادرمیدہ ہے

دھار اس کے مرت کی جو ہے افشاں رنگ و بو۔ طغیاں رنگ و بو
سچ تو یہ ہے اس سے ہے جریان رنگ و بو۔ در سر خریدہ ہے
بیشک یہی زلال ہے شبہائے تار کا۔ یا کوئی خمار کا
دندان آشنا اس پہ ہے ہر اک چمار کا۔ گویا بلیدہ ہے
نا ہے اگر کہیں تو اسے بجر تھری کہوں۔ گویا پری کہوں
کمال اس کی ہو جو صاف تو اسکو زری کہوں۔ دقی خریدہ ہے

راقم ـــــــــ خفاش علمی الکرمانی

الیاسات جامعہ اسلامیہ

مولانا کاشتی کے قلم سے

نیابت الٰہی (صدر اعلیٰ) مشیت الٰہی (رکن اعزازی) وشیر تعمیرات شامت الٰہی (ناظم موتمر التعلیم ومشیر تعلیمی) ملامت الٰہی (رکن اعزازی ومشیر اقتصادیات)

رات کا سہانا وقت ہے۔ چودھویں رات کے چاند نے تمام عالم کو مطلع انوار بنا رکھا ہے۔ شہر سے شمالاً وجنوباً ایک سڑک قلعہ کو جاتی ہے جس کے دونوں جانب کچھ دور تک مختلف الاوضاع کوٹھیاں تعمیر ہیں۔ آخر میں سڑک کی مشرقی جانب غرب رویہ ایک مختصر سی کوٹھی بنی ہوئی ہے۔ اس کوٹھی کو مقامی حیثیت سے وائٹ ہال اور اسکی وجہ سے اس حصۂ سڑک کو ڈاوننگ اسٹریٹ کہنا بیجا ہے۔ یہ کوٹھی اپنی بساط کے اعتبار سے مختلف انگریزی پھولوں کے پودوں سے مکلف ہو رہی ہے۔ اسکے سامنے چھوٹا سا پارک بھی ہے جس میں چار پانچ کرسیاں پڑی ہوئی ہیں۔

کوٹھی نہ تو بہت بڑی ہے اور نہ شاندار مگر بوجوہ استکام رتبہ وائٹ ہال سے کم نہیں ہے۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ وائٹ ہال میں تمام عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہوتا ہے اور اسمیں چند مربع میل کے باشندوں کی قسمت کا۔ لہذا اسی مناسبت سے اس کوٹھی کا تشبیہی نام ولایت منزل رکھ دیا گیا ہے کیونکہ ہر اعتبار سے ولایت کی یہ پہلی منزل ہے۔

پارک میں کرسیاں اس ترتیب سے بچھی ہوئی ہیں کہ ایک آرام کرسی قبلہ رخ پڑی ہوئی ہے اور باقی کرسیاں اسکے داہنے بائیں۔ مشیت الٰہی داہنی جانب کی پہلی کرسی پر شام ہی سے رونق افروز ہیں کہ اتنے میں شامت الٰہی صاحب تشریف لے آئے۔ علیک سلیک کرکے بیٹھے ہی تھے کہ نیابت الٰہی صاحب صدر اعلیٰ نے قدم رنجہ فرمایا۔ یہ دونوں حضرات تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

نیابت الٰہی:۔ السلام علیکم ایہا البرادران الکرام کتان۔
مشیت الٰہی وشامت الٰہی:۔ وعلیکم السلام۔ مزاج شریف۔ تشریف تشریف ارزانی فرمائیے۔
شامت الٰہی:۔ (نیابت الٰہی کی طرف اشارہ کرکے مشیت الٰہی سے) آپ کی تعریف؟
مشیت الٰہی:۔ آپ کو آپ سے شرف نیاز نہیں حاصل ہے؟ آپ جامعہ اسلامیہ

کے مصدر ہیں۔ لہٰذا حاکم، خالق، منان، غفار، جبار، ستار، قہار غرضکہ انہیں ایک لفظ کہہ دینا چاہیے کہ خدا بخل ہیں۔ گنہگار کو چھوڑ دیتے ہیں بے گناہ کو سزا دیتے ہیں۔

شامت الٰہی۔ جناب مشیت الٰہی صاحب! آپ کی تعریف میں کئی باتیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ اول لفظ "جامعہ" سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ جامعہ لفظ بظاہر جماعت معلوم ہوتا ہے اگر صحیح ہے تو آپ کے "جامعہ اسلامیہ" کے معنے ہو سکتے ہیں کہ "مسلمانوں کی جماعت" لیکن اس میں پھر بھی ابہام باقی رہتا ہے کیونکہ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت نہیں ہے۔ فی اعتبار سے سنی، اثنا عشری، وہابی، بدعتی، مقلد، غیر مقلد، قادیانی، چکڑالوی وغیرہ۔ فقہی اعتبار سے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ تصوف کے اعتبار سے چشتی، نقشبندی، قادری، سہروردی، رفاعی وغیرہ۔ نسلی اعتبار سے حسنی، حسینی، عباسی، صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، انصاری وغیرہ۔ رائج الوقت تعلیم کے اعتبار سے نیچری ہیں۔ ان مختلف جماعتوں میں سے کس جماعت کے آپ صدر اعلیٰ ہیں یا جامعہ سے مراد کلکتہ کا عربی مدرسہ یا علیگڑھ کی مسلم یونیورسٹی ہو سکتی ہے۔ جس میں مسلم یونیورسٹی کے وہ پاک مزاج فیشن ایبل مہذب لڑکے جو گوشت سے گزر کر بیٹ تک پہونچ چکے تھے۔ گوشت روٹی سے ترقی کر کے توس و چاپ مٹن تک جا پہنچے تھے۔ کھڑے ہو کر پانی سے بھرے ہوئے طشت میں منہ دھونے کے عادی ہو چکے تھے۔ صبح کی شیونگ اور سر پر لیمن لگانی اسقدر ضروری ہو گئی تھی جسقدر کہ مولویوں اور کٹر مسلمانوں کو صبح کا وضو اور نماز ضروری ہے۔ بغیر میز کرسی انکا ایک منٹ گزارہ نہیں ہوتا تھا۔ مگر وہ آج وہ کھدر کے بد وضع کپڑے پہنے بوریئے پر بیٹھے ہوئے الف لام میم پڑھ رہے ہیں۔ ہسٹری کا رٹ رہے ہیں غرضکہ علم جدید کی دوڑ ... رکھی ہے کہ یاد ہو شاید۔ بھلا یہ چیزیں زمین پر بیٹھ کے پڑھنے کی تھیں۔ درسگاہ کیا بنائی گویا مدرسہ دیوبند ہو گیا سبحان اللہ۔ علاوہ آپ نے فرمایا قہار، جبار، ستار، غفار ہیں نعوذ باللہ

اول تو یہ صفات خدا کی ہیں اور اگر معانی کی وجہ کے اعتبار سے انسان کو ان کے ساتھ متصف بھی کر دیا جائے تو آپ کے بیان میں تضاد لازم آتا ہے کیونکہ خدا تو اپنی غیر محدود قدرت کی وجہ سے قہار بھی ہے اور غفار بھی مگر انسان ضعیف البنیان میں تو یہ متضاد صفتیں کسی وجہ بھی محال ہیں۔ چنانچہ آپ ہی نے تعریف بیان کرتے ہوئے بھی فرمایا ہے کہ گنہگار کو چھوڑ دیتے ہیں اور بے گناہ کو سزا دیتے ہیں۔ یہ دونوں صفتیں غیر منصفانہ ہیں یہ ظلم کے مساوی ہیں کجا غفاریت اور قہاریت۔ لہٰذا براہ کرم میرے ان شبہات کو رفع کر دیجئے۔

مشیت الٰہی۔ بھائی شامت! بیشک آپ اسم بامسمیٰ ہیں۔ واقعی نام کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ میں تو آپ کو بہت ہوشیار اور سمجھدار سمجھتا تھا مگر آج معلوم ہوا کہ ماسٹری کرتے کرتے آپ سارا دماغ لڑکوں کے نذر کر چکے۔ میرا خیال تھا کہ تقریر شبہ خیز ہوگی مگر

چو دم بردہ شد شتر اوہ برآمد

جی تو نہیں چاہتا ہے کہ خواہ مخواہ آپ کے ساتھ سر مغزی کروں مگر بھائی آداب ہم نشینی مجبور کر رہے ہیں کہ آپ کے لاطائل شبہات رفع کر دوں۔ مگر شبہات رفع کرنے سے قبل میرا اخلاقی فرض ہے کہ میں آپ کو ایک اخلاقی سبق دوں۔ حضرت آپ کا پہلا فرض یہ تھا کہ آپ "اسم شریف" پوچھتے اسکے بعد "تعریف" پھر یقیناً آپ کے "شامتی" دماغ میں یہ شبہات نہ آتے۔

شامت الٰہی۔ (بات کاٹ کر) مجھے افسوس ہے۔ یقیناً میرا سلسلہ گفتگو اتفاق سے بے ربط ہو گیا (نیابت الٰہی کی طرف اشارہ کر کے) جناب کا اسم شریف۔

مشیت الٰہی۔ آپ کو اوترابیل نیابت الٰہی کہتے ہیں۔

(ہڑبڑاتے ہوئے) اور ترابیل سبحان اللہ اونٹ بھی شرمندہ اور اسکے ساتھ حرف ندا بھی کیا خوب کیا نام ہے۔

شامت الٰہی۔ اوترابیل نیابت الٰہی! یہ لقب یا عہدہ معلوم ہوتا ہے۔ واقعی حضرت آپ کا اسم شریف کیا ہے؟

مشیت الٰہی۔ حضرت یہ آپ کا لقبی عہدہ ہے اور اسی سے آپ مشہور ہیں۔

شامت الٰہی۔ یہ لقبی عہدہ کی کیا ترکیب ہے براہ مہربانی ذرا وضاحت سے فرمائیے۔ اور یہ فرمائیے کہ یہ عہدہ کیا ہے اور کون کس کو دیتا ہے۔

مشیت الٰہی۔ واقعی آپ بڑے ہی موٹی سمجھ کے آدمی ہیں۔ بال کی کھال نکالتے ہیں اور منہ کی جنبشی کرتے ہیں۔ یہ آپ کا لقب بھی ہے اور عہدہ بھی۔ یہ لقب اور عہدہ اگرچہ روحانی ہے مگر بعض اوقات قدرت ایسے شخص کو بھی عطا کرتی ہے جو پکا دنیادار ہو۔ اور اپنے تئیں اسکا اہل ثابت کر دے۔ مثلاً اسکی لمبی داڑھی ہو۔ لمبی لکڑی ہو۔ لمبی اچکن ہو۔ لمبی پتلون ہو۔ لمبی ہیٹ ہو۔ لمبی گفتگو ہو۔ لمبی تقریر ہو۔ لمبی نشست ہو۔ لمبی پھٹکار ہو۔ اسکے علاوہ نماز کا پابند نہو۔ ہر ایک نماز صبح اور شام کی چاء کو روزوں پر مقدم رکھتا ہو وغیرہ وغیرہ۔

شامت الٰہی۔ خوب آپ نے جتنی صفات متصلہ و منفصلہ بیان فرمائیں وہ سب مونث ہیں حالانکہ صوفی مرد کے واسطے وہ سب مذکر ہونی چاہییں۔ مثلاً لمبا کرتا ہو۔ لمبا پاجامہ ہو۔ لمبا صافا ہو۔ لمبا ڈنڈا ہو۔ لمبا پان ہو۔ لمبا تجربہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ اسکے علاوہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے نماز و روزہ کا پابند ہو۔ یہ صفات تانیثی تو مذکر کے ساتھ کچھ بھی نہیں معلوم ہوتی ہیں۔

مشیت الٰہی۔ ارے میاں! آپ کے دماغ کی بھجی موئی معلوم ہوتی ہے۔ سیدھی آپ بات کی تہ کو نہیں پہونچ سکتے ہیں۔ آپ نے جتنی صفتیں بیان کیں یہ مولویوں اور زاہدوں کو زیبا ہیں دنیاداروں کو ان باتوں سے کیا تعلق۔ دوسرے آپ نے بھی سنا ہے۔

طالب اصولی مذکر و انکا نٹ مونث و طالبلم بنیا مونث و انکا ون مذکر۔



نئی خلافت: لیجیے یہ نئے معاہدے کی کُپّی ہے۔ روغن زیتون کی سربہ مالش کیجیے۔ اور عراق میں چین کیجیے۔ اب تو خوش ہوئے؟
جان بُل: اے خدا سلامت رکھے۔ بجان سنت اب آپ سلطان آپ کے باپ سلطان۔
ہندوستانی خلافت کمیٹی: ہاں ہاں خدا رکھے۔ آمین۔ مگر دنیا کیا کہے گی موتمر اسلامی کا وعدہ بھی جھوٹا نکلا۔

چونکہ ان کی تمام کوششیں اپنے اور اپنی قوم کے لیے یہی ہوتی ہیں کہ دُنیاوی ترقی ہو اسلیے یہ طالب دُنیا ہیں اور چونکہ طالب دُنیا ہیں اسلیے مؤنث ہیں اسکے علاوہ نحوی اعتبارات سے بھی سادی بات یہ ہے کہ نیابت مؤنث ہے لہذا اسکی صفات بھی مؤنث ہونی چاہئیں۔ غرضکہ چونکہ یہ جامع صفات ہیں لہذا قدرتاً نیابت الٰہی کے عہدہ کے مستحق قرار پائے۔ ان کی لمبی تقریریں اُٹھا کر دیکھیے اور لمبی گفتگوئیں سُنیے اگرچہ بہت ساختہ بے معنی ہونگی لیکن اول تو وہ تقریریں اور گفتگوئیں لمبی ہونگی دوسرے تقریر اور گفتگو "نیابت اور عبدیت" کے بے محل استعمال کے بغیر خالی نہیں ہونگی جس کا سمجھنا ایک انسان کا کام نہیں ہے۔ آپ خود ان سے گفتگو کرکے ان تمام صفات کا تجربہ کرلیں گے۔ یہ نیابت عجب معجون مرکب ہے۔ اسمیں انیثیت اور ذکوریت بحصۂ مساوی ہے اسی لیے علیٰ ہذا نیابت کو بھی معجون مرکب ہونا چاہیے۔ تاکہ ذکر بھی کہا سکے اور عورتوں میں بھی شرکت کرسکے۔ محراب گرجا میں بھی جا سکے اور منبر مسجد پر بھی چڑھ سکے حکام عالی مقام کو ایڈریس بھی پیش کرسکے اور نیابت و عبدیت پر وعظ بھی کہہ سکے۔

(باقی آئندہ)

مولانا پنچ کی نوٹ بک

تاریخ جہالت نوع انسان

سُنا ہے کہ آل انڈیا ریشنل لیگ۔ علیگڑھ میں مولوی عبدالحق صاحب بی۔اے مدیر اردو اورنگ آباد نے ایک تجویز پیش کی جس کا ماحصل یہ تھا کہ جہالت نوع انسان کی تاریخ مرتب کی جائے اور یہ کام ایک ہندوستانی کمیٹی کے سپرد ہو کیا سنئے کہ ہندوستان سے بہتر اس بحث پر اور کوئی قوم کتاب نہیں لکھ سکتی۔ حضرت مولوی صاحب شاید اس سے واقف نہیں ہیں کہ جہالت نوع انسان پر کتاب لکھنے کی ضرورت ہی نہیں وہ تو ظلوم جہول ہی پیدا ہوا ہے۔ علم ہے بھی تو کم۔ اور اتنا کم کہ جب جہالت اور علم سے سر بہ جل ہوتی ہے تو جہالت ہی ظفریاب ہوتی ہے دور جانے کی ضرورت نہیں رسالۂ "اردو" اٹھا کے دیکھیے اسمیں جہالت نوع انسان کی پوری تاریخ لکھی لکھائی تیار ملے گی۔ آپ یقین رکھیے کہ جہل مرکب بھی جہالت کی ایک نامی اور مشہور قسم ہے۔

—o—

مسلم پریس کانفرنس

یہ مسئلہ بھی ضروری احتیاط پر مبنی ہے کہ آئندہ جرائد و رسائل میں بجائے اصل آیت قرآنیہ کے ترجمہ پر کفایت کی جائے۔ فقہا جانتے ہیں کہ طہارت مس قرآن میں مشروط ہے کلام خدا لفظی ہے نقل بالمعنی مباح ہے۔ ترجمہ کو محدث وکافر بھی مس کرسکتے ہیں۔ اشتہار و مشتملہ سے کام میں خلل بھی نہیں پڑتا۔ ہندی یا اُردو ترجمہ ہندی یا اُردو قرآن نہیں بلکہ ترجمہ کو جو شخص قرآن کہے اُس کا ایمان مولویوں کے نزدیک مشتبہ ہوجائیگا۔ تکلیف طہارت اصل قرآن کے متعلق دی گئی ہے۔ ترجمہ کا احترام باہر البحث نہیں ہے۔ اس رزولیوشن کا مقصود یہ ہے کہ غیر طاہر اشخاص کے چھونے کا باکی نہیں رہ جانا چاہیے۔

مسلم پریس کانفرنس علیگڑھ نے یہ تجویز منظور کی بہت اچھا کیا۔

—o—

وا حسرتا کہ آخوند بر داشتہ عمامہ
ہر کس بہ فکر خویشتہ تو ہم بفکر خود باش

پروفیسر براؤن کا انتقال بھی اس سال کے ناگوار تحائف میں داخل ہے۔ آپ فارسی زبان میں بہت دخل رکھتے تھے اور عربی زبان سے بھی واقف تھے۔ اہل اسلام کہتے ہیں کہ فرشتوں کی زبان عربی ہے قبر میں جو فرشتے سوال کرنے آتے ہیں اُنسے غالباً پروفیسر براؤن کو گفتگو کرنے میں تکلف نہ ہوگا اور غالب مرحوم کو جو اندیشہ تھا۔

کس طرح وہ سمجھیں گے آتی ہے دل کی
ہے میری زباں اور فرشتوں کی زباں اور

وہ پروفیسر صاحب کو نہ ہوگا۔ اہل کمال کا مرنا بہت ناگوار مصیبت یہ ہے کہ جب کوئی کامل مرجاتا ہے تو مدتوں اُسکی مسند خالی رہتی ہے۔ ہاں اُن

لوگوں کی کمی نہیں جو فردوسی کی زبان کو ہندوستانی ہو کے بے محاورہ بتاتے ہیں۔

مرگ بے ہنگام

موت کا وقت تو مقرر ہے مگر جس شخص کی ذات سے خلق اللہ کی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں اسکی موت ہمیشہ بے ہنگام سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً مولانا قیام الدین محمد عبدالباری مرحوم جنھوں نے سہ شنبہ و چہار شنبہ کی درمیانی شب کو صرف چند ساعت فالج میں مبتلا ہو کر انتقال فرمایا عمر و عاقبت مرے۔ اسوقت فرنگی محل میں اس علمی وجاہت و ریاست کا کوئی فاضل اور ہندوستان میں اتنی مرجعیت رکھنے والا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ اگر ان کا جسد مبارک بعد مرگ صرف ایک ہفتہ محفوظ رکھا جاتا تو ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان بھر کے مسلمان مشایعت جنازہ کے غرض سے لکھنؤ میں ٹوٹ پڑتے۔ دو چار گھنٹہ میں چالیس ہزار آدمیوں کا جمع ہو جانا مرحوم کے اثر کی دلیل ہے ان کے مرنے کے بعد دنیا بخوبی اندازہ کر سکتی ہے کہ جن لوگوں نے لکھنؤ اور اطراف لکھنؤ میں آ کے انکے مقابلہ میں مورچا باندھا تھا وہ اپنے مطالب میں کسقدر کامیاب ہوئے ہوں گے۔

ہمارا اشارہ دہلی کے "ہمدرد" صاحب کی طرف ہے۔

ایک یہی ذات تھی جس نے اس پر آشوب زمانے میں سُنّی اور شیعہ گروہ کو باہم لڑنے بھڑنے سے روکا تھا ورنہ جناب فلسفی اور برادر "نام سچ" نے تو میدان جنگ کی جھاڑی جھنڈی قلم کی جھاڑو سے صاف کر دی تھی۔ نقاہت ہو رہی تھی کہ کوکیت کرو کا کہہ رہے تھے کون مائی کا لال ہے جو آج میدان میں نکل کے باپ دادا کا نام روشن کرتا ہے؎

رہا لوہا سب کہیں اور لوہا جری بلائے
بگ آگو سیت رہے بگ پاچھے ہٹ جائے

مرحوم کے جنازے میں شہر کے شیعہ مجتہد بھی شریک تھے اور مجتہد زادگان بھی۔ مولانا قطب میاں صاحب اپنے عم محترم کی جانشینی کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ بھی اسی قسم و احتیاط کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں گے جس پر ہمیشہ حضرت مرحوم عامل رہے۔

برقی تار کا وہبی جواب

ناظم صاحب جمعیت علمائے ہند نے ایک برقی پیغام ابن سعود والی کو دیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔

"آئندہ حج کے موقع پر موتمر اسلامی ضرور منعقد کرنی چاہیے۔ سُنا ہے کہ آپ شاہ حجاز منتخب کر لیے گئے ہیں اور آپ نے اپنی شاہی کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ یہ واقعہ نہایت عجیب ہے۔" ذری کھل کے بات کا جواب دیجیے تو حال معلوم ہو۔ کیا ہوا۔ کیونکر ہوا؟

ابھی اس تار کا جواب نہیں پہونچا لیکن اودھ پنچ ایسے ایجانب کی شان میں شاعر نے کہا ہے؎

یلاحظ قبل وقوعہ ذالک

(بات کو وقوع سے پہلے ہی تاڑ لیتے ہیں) لہٰذا اگر آپ کہیے تو ہم ابن سعود کی جانب سے جواب لکھ دیں۔ سُنیے!

"ای حضرت پہلے تو یہ ارشاد ہو کہ آپ کون ہوتے ہیں؟ جو ایسی باتوں میں دخل دیتے ہیں۔ کیسا موتمر اور کیسی کانفرنس۔ جو کچھ ایجانب کو منظور تھا کیا اور جو چاہیں گے کرینگے۔ بات یہ ہے کہ جنگ یورپ کے زمانہ میں ماہ دولت و اقبال تھے مفلس قلاش خدا رکھے انگریزوں کو انکی بدولت جیب میں کچھ کھنکھن ہو گئی۔ یہ تمول اس خاموشی کے عوض تھا جو ماہ دولت نے شریف حسین کے مقابلہ میں اختیار کی۔ مگر معلوم تھا کہ شریف حسین ایک مجھلا مغرور آدمی ہے انگریزوں سے اور اُس سے میل نہ ہوگا۔ آخر وہی ہوا جو مثل مشہور ہے سگ نشیند بجائے گیسائی۔ جن کڑی شرطوں پر شریف اڑ گیا تھا ماہ دولت نے جھٹ انھیں مان لیا۔ ماہ دولت کے ہاتھ میں دو دھاری تلوار تھی جس نے ایک طرف تو شریف صاحب کو ربیع و خریف کا بھاڑ بنا کے خاطر خواہ انتقام لے لیا دوسری طرف ایک سلطنت قائم کر لی۔ ہندوستانیوں کو ہمیں چون و چرا کا حق نہیں۔ ہندوستان میں سب سے بڑی جماعت خلافت کمیٹی کی تھی۔ اسکی دو خواہشیں تھیں اول یہ کہ جس طرح ممکن ہو زندہ رہے دوسرے اپنے پرستاروں کے پیٹ ذل خیرت باقی رہے۔ دوسرے اسکو ایک خلیفہ مل جائے۔ یہ دونوں خواہشیں ایجانب کے طفیل میں پوری ہو گئیں۔ ہمارا یارک حجاز حجازیوں کے لیے ہے یا حرمین کا انتظام ایک جماعت کے سپرد کرنا چاہیے جس کی ترکیب مساوی طور پر کی گئی ہو اور ہر فرقہ اپنے مذہبی طریق سے بآزادی زیارت و حج کے مقاصد پورے کر سکے یا کل حجاز ایک جمہوری نظام کے ماتحت کر دیا جائے اور ایک موتمر اسلامی کا نظام سیاسی مرتب کرے ایک خواب ہے جس کی تعبیر خدا بدولت و اقبال ہیں۔ حجاز کا فاتح ہے۔ واقعی انا الفاتح۔ حرمین کے انتظام کا استحقاق مسلم خالص کو ہے۔ واقعی انا المسلم الخالص۔ جمہوریت و آزادی مذہبی کوئی چیز نہیں انما انا السلطان المطلق۔ اسکے علاوہ حجازیوں نے بھی ایجانب کو سلطان تسلیم کیا ہے گو بنی ہاشم نے بڑے دل سے اطاعت کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہوا مگر وہ ایسے امور میں سچ بولنے کے عادی نہیں ہیں اور خیر تاریخ شاہی کا اعلان کوئی بڑی بات نہیں تغلب و تصرف ہی ایک مضبوط دلیل سلطنت ہے۔ یہ فرمائیے کہ آپ میرا کیا بنا لینگے۔ آپ کی خلافت کمیٹی میری لونڈی ہے کان پکڑ کے ہندوستان ہی میں آپ کے خلاف اُس سے کام لے سکتا ہوں۔ سمجھے کہ نہیں؟ دو چار روز کے بعد آپ بھی مجھے سلطان برحق سمجھیں گے۔

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

یہ بھی واضح رہے کہ اب مجھے خدام الحرمین کی چالیں بیکار ہیں وہ جتنا چاہے ایجانب کو نیمہ اہل فرنگ مشہور کرے میرا بال بیکا نہیں کر سکتی۔

انا السلطان انا الملک انا الخلیفہ

التماس

(۱) نوازل کے بعد دریا کی طغیانی حالت اب کم ہو گئی ہے مگر جاری کا سلسلہ بھی شادی کے پیچھے سے کہ جاری نہیں ہوا۔ اخر ایڈیٹر بھی یک لخت کام کو بیچ سے معطل ہے۔

(۲) بعض حضرات تحریر مضمون میں اسکا لحاظ نہیں فرماتے کہ خوشخط ہوں تاکہ ان کا خط بآسانی پڑھا بھی جا سکیگا یا نہیں۔ خصوصاً پیرو سے جو مضمون وصول ہوتے ہیں ان میں سے اکثر غریب کاتب اور مصحح کے علم غیب کا امتحان لیا کرتے ہیں۔ مقام کا نام مثل مطلب کا نام تو صحت کیا سب کچھ کاتب کو معلوم ہے عنایت ہوگی اگر صاف لکھیں۔

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء باتصویر ۸۴ آسن والا

یہ وہ کوک شاستر ہے جو آجکل ہر ایک کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وزیر کشمیر کوک صاحب کے خاص اہتمام سے شائع ہوئی ہے پرانی کوک شاستر کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے جسکو ابتک عام لوگوں کو کوک بڑے بڑے دوستوں کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔ اسمیں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں۔ اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتاب سوا ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی۔ اس کتاب میں عمدہ مفید اور مخصوص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق ہر قسم اسپیشل بیشتر راز اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی عجیبی تصویریں ۔۔۔۔ ۸۴ بہترین آسن کا مفصل بیان۔ طبی۔ مذہبی۔ اور علمی اصول درج بھی ہیں جلد میں شکایت نہ کریں۔ مختصر یہ کہ مرد اور عورت کی ہیں۔ آج منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر آپکی ایک جلد بھی باقی نہ رہے۔ اور صرف افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا خبردار دیکھیے غفلت میں نہ رہیے گا۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۴ر علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — کف۔ کھانسی۔ پیٹ۔ درد۔ پیٹ درد۔ قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ ہیضہ وغیرہ کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی ہے صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ہر جگہ بکتا ہے

دودرو گج کیسری — بچے دودھ کو ہاضم جن کے قے کرنے والی لاثانی دوا قیمت ۸ر

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھر تیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ پنجاب دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اودھ: انیڈ کو لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۔۔۔۔۔۔ ۶ر
ٹکٹ بھیج دیجیے وی پی اور منی آرڈر جھنجھٹ ہے۔

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد سکے مع محصولڈاک مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

چند روز کے لیے عظیم الشان رعایت



سنہری کلائی کی گھڑیاں نصف قیمت پر دی جائیں گی چند روز پیشتر کا مال ہمیں پر دیا جائے گا پیشتر اس کے کہ آپ گھڑی خریدیں ہماری عرضداشت کو سُن لیں کہ ہماری گھڑیاں بالکل نئے فیشن کی ہیں جو کلائی پر باندھی جاتی ہیں جن میں سوئٹزرلینڈ کی ساختہ مشین نہایت ہی پائدار نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ خوبصورت شیشہ اور نہایت ہی اطمینان بخش ہے ان کی ساخت اور وضع بھی آپ کو پورا اطمینان دے گی کہ یہ بڑے سلیقے استاد کی بنی ہوئی ہے۔ بہر حال وہ ہر ایک امتحان میں پورا اتریں گی۔ شکل و مشابہت میں سادہ مگر وقت کی پابند ہیں اور صحیح وقت دیتی ہیں اس لیے یہ سب سے بہتر اور نہایت ارزاں ہیں۔

بڑی احتیاط کے ساتھ ڈبی میں جاتی ہیں اور تین سال کی گارنٹی بھی دی جاتی ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں برما اور سیلون وغیرہ میں بذریعہ وی پی ارسال کی جاتی ہیں ان کے ہمراہ زنجیر تسمہ مفت ملتا ہے۔

ولسن واچ کمپنی بیلرڈ اسٹریٹ بمبئی

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) رقم جمع شدہ کے وصول ہوتے ہی پرچہ کی روانگی بوقت کردی جائے گی۔
(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔
(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور ربع چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ